OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u13.v6.01(22)120-131

ریاض ندیم نیازی کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں قرآنی تعلیمات کے اشارے :ایک مطالعہ

A Study on Connotation of Qurani Taleemat in Hymdia and Naatia poetory of Riaz Nadeem Niazi

Dr. Mir Yousaf Mir
Assistant Professor, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad.
Email: muhammad.yousaf@ajku.edu.pk

Received on: 16-01-2022 Accepted on: 18-02-2022

Abstract

The current research paper sheds the light on the very significant topic. The researcher has diligently studied the relevant material from various sources. There is clear indication of that adventuredepicted in this research paper. Praise and Naat belong to a pure and sacred genre whose tradition is present in the major languages of the world. There are different opinions but there is uniformity everywhere in terms of subject matter. It is difficult to say in the language of poetry because poetry contains exaggeration, imagination, emphasis and other poetic devices. Riaz Nadeem Niazi is an important name in Urdu Naat recitation nowadays. Riaz Nadeem Niazi has recited very beautifully. There is no limit to the virtues of the Holy Prophet (PBUH). This collection of praise and Naat is growing with the passage of time. Riaz Nadeem Niazi has also contributed his share in this collection and has recited very admirable poems. Numerous references are present in his Hamdiya and Naatiya poetry. This research paper can explicitly be concluded that Hymnd and Naat have wonderful didactic effects on human being. It can be termed a very valuable asset for up coming researchers.

Keywords: Hymn, adventure, Genre, Uniformity, Exaggeration, Imagination, Emphasis, Recitation, Didactic.

حمد ونعت کا تعلق پاکیزہ اور مقدس اصناف سے ہے جس کی روایت دنیا کی بڑی زبانوں میں موجود ہے۔ہر زبان میں صنفِ حمد ونعت کی نیرنگیاں اپنی اپنی زبان کی لطافت کے لحاظ سے موجود ہیں۔ہئیت اور اسلوب کے اعتبار سے ہر زبان نے الگ الگ رائیں اختیار کی ہیں لیکن موضوع کے لحاظ سے ہر جگہ یکسانیت ہے۔ حمد کا محرک اللہ اور نعت کا تعلق آپ ﷺ سے ہے۔نعت کی تعریف جس قدر آسان ہے اتنی آسان نہین ہے،کیوں کہ آپ کی شان میں کچھ کہنا اور وہ بھی شاعری کی زبان میں کہنا اس لیے مشکل ہے کہ شاعری میں مبالغہ،غلو، تخیل،زور کلام اور دیگر شعری لوازمات موجود ہوتے ہیں،جو ایک بات کو کئی طرح سے پیش کرتے اور تفہیم کے کئی دروازے کھولتے ہیں۔صنف نعت میں اس بات کی اجازت نہیں،آپ نے جو کچھ کہنا ہے وہ قرآنی تعلیمات کو مد نظر رکھ کر ہی کہنا ہوتا ہے۔اس لیے

حمدیہ و نعتیہ شاعری کے لیے قرآن حکیم کی تعلیمات کا علم بہت ضروری ہے۔اردو ادب میں حمد و نعت گو شعرا نے اپنے حمدیہ و نعتیہ کلام میں جابہ جا قرآنی آیات اور قرآنی تعلیمات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔نعت پر قرآنی اثرات کے حوالے سے پروفیسر حفیظ لکھتے ہیں:

"نعت پر قرآن پاک کے اثرات بہت نمایاں ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ نعت کا سب سے بڑا ماخذ ہی قرآن مجید ہے۔نعت کی بیشتر اصطلاحات اور موضوعات اسی کتاب سے لیے گئے ہیں۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے خلق محمدی کی تعریف میں "کان خلقہ القرآن" فرما کر پوری کتابِ آسمانی کو نعت کے موضوع سے ہم آہنگ قرار دیا۔"۱؎

دور حاضر میں اردو نعت گوئی میں ریاض ندیم نیازی کا ایک اہم نام ہے۔موصوف ۱۹۶۸ میں صوبہ بلوچستان کے شہر سبی میں پیدا ہوئے۔مختلف اصناف میں طبع آزمائی کرتے ہیں لیکن حمد و نعت گوئی ان کا مخصوص میدان ہے۔سیرت پاک ﷺ کے خوب صورت رنگ ان کی نعتوں میں موجود ہیں۔متعدد نعتیہ مجموعہ ہائے کلام شائع ہو کر داد و تحسین وصول کر چکے ہیں۔خوشبو تری ﷺ جوئے کرم(۲۰۱۰)،بحرِ تجلیات(۲۰۱۲)،ہوئے جو حاضر در نبی ﷺ پر(۲۰۱۵)چمن زار(۲۰۱۸)،جو آقا ﷺ کا نقش قدم دیکھتے ہیں (۲۰۱۶)فیضانِ اولیا(۲۰۲۰)،گل زارِ اہل بیت(۲۰۲۰) کے علاوہ متعدد زیر ترتیب ہیں۔شمائل رسول ﷺ،خصائل رسول ﷺ اور فضائل رسول ﷺ کو دل نشین انداز میں اپنی نعتوں میں سمو کر عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہے۔افتخار عارف ریاض ندیم نیازی کی حمدیہ و نعتیہ شاعری کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"اردو کے معروف شاعر جناب ریاض ندیم نیازی حمد و نعت و سلام و منقبت پر مبنی کلام لے کر علم و فن اور صاحبان عقیدہ و عقیدت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ریاض ندیم نیازی کے حمد و نعت پر مشتمل متعدد مجموعے خوشبو تری ﷺ جوئے کرم(۲۰۱۰)،بحرِ تجلیات(۲۰۱۲)،ہوئے جو حاضر در نبی ﷺ پر(۲۰۱۵)چمن زار(۲۰۱۸)،جو آقا ﷺ کا نقش قدم دیکھتے ہیں ساری اردو دنیا میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے اور پڑھے جاتے ہیں۔"۲؎

ریاض ندیم نیازی سفرِ حمد و نعت پر اردو ادب کے صنفی ارتقا کا علم بردار ہو کر رواں دواں ہیں،نعتِ رسول ﷺ کی مہک اور چمک ان کے نہاں خانہ سے پھوٹتی ہے۔اپنے رشحاتِ فکر کو حمد و نعت میں سموئے ہوئے ہیں۔ان کی شاعری ربِ کائنات اور حبیبِ ربِ کائنات کے عشق سے مزین ہے۔امجد اسلام امجد ریاض ندیم کے دینی کلام کے بارے میں لکھتے ہیں:

"دینی کلام جہاں موضوع کے اعتبار سے بہت احتیاط،مطالعے اور فنی مہارت کا متقاضی ہے وہاں اس کے لیے سوزِ دروں سے معمور اس عقیدت اور سپردگی کی بھی ضرورت ہے جس کے مضراب سے روح کے تاروں میں ایک ایسی لرزش چہرہ نما ہوتی ہے جس کے آہنگ میں زمان و مکاں ایک دوسرے میں سمٹے ہوئے محسوس ہوتے ہیں ریاض ندیم نیازی ان سب تقاضوں کا گہرا شعور رکھتا ہے۔ریاض ندیم نیازی کا پیرایہ اظہار سادگی اور پرکاری کا ایک خوب صورت امتزاج ہے۔"۳؎

حمد و نعت توفیقاتِ الٰہیہ کا ایک انعام ہے۔ریاض ندیم نیازی مدح و ثنا کی خوش بو اور رنگ و نور میں حرف و لفظ کا پیکر تخلیق کرتے ہوئے قرآنی

تعلیمات کی پاس داری رکھتے ہیں۔ حمد کو حمد اور نعت کو نعت ہی کی صنف میں رکھتے ہیں۔ایک ایک حرف،ایک ایک لفظ اور ایک ایک شعر سے عشق الٰہی اور آقا ﷺ کی محبت، سرشاری، عشق اور وارفتگی نظر آتی ہے، جو ان کی قرآنی تعلیمات پر پختگی کی دلیل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی ریاض ندیم نیازی کی دینی شاعری پر یوں گویا ہیں:

ریاض ندیم نیازی نے حمد و نعت کے موضوع پر اپنی توفیقاتِ فنی کے مطابق بہت خوب صورت اور خوب سیرت اشعار کہے ہیں۔ حضور ﷺ کے فضائل و مناقب کی کوئی حدود و انتہا نہیں ہے۔ نعت گوئی کا عمل ادوارِ ماضی سے سے لے کر آج تک تمام زبانوں میں جاری ہے۔ حمد و نعت کا یہ ذخیرہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا جارہا ہے۔اس ذخیرے میں ریاض ندیم نیازی نے اپنا حصہ بھی شامل کیا ہے اور نہایت قابل تحسین اشعار کہے ہیں۔،ارشاداتِ مقدسہ ،احوالِ مبارکہ ،قرآنی آیات اور شریعتِ مطہرہ کے بے شمار حوالے ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری میں موجود ہیں۔''۴

ریاض ندیم نیازی ایک کام یاب نعت گو شاعر ہیں۔ان کی حمد و نعت میں قرآنی تعلیمات سے جذبوں میں سچائی، حرارت ایمانی اور مقصد نبوت کا گہرا شعور ان کی فنِ حمد و نعت کو کمال عطا کرتا ہے۔ ریاض ندیم نے اپنی حمدیہ و نعتیہ شاعری میں قرآنی آیات اور اسلامی تعلیمات سے بھرپور استفادہ کیا ہے ۔ایک طرف شیطانی قوتیں دین اسلام کی بیخ کنی میں مصروف کار ہیں تو دوسری طرف اللہ رب العزت از خود اس چراغ کو آندھیوں کے جھکڑوں سے بچاتا رہا ہے۔ صرف ۲۳ سال کے مختصر عرصے میں اسے نہ صرف مکمل کر دیا بلکہ انحائے عالم تک پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"ان (کافروں) کا ارادہ ہے کہ وہ اللہ کے لیے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا ڈالیں اور اللہ نے اپنے نور کو تمام کر کے چھوڑنا ہے چاہے یہ بات کافروں کو بری ہی کیوں نہ لگے۔ "۵

سورۃ الصف، آیت ۸، پارہ ۲۸ کی قرآنی آیت کے اسی خیال اور مفہوم کو ریاض ندیم نیازی نے یوں اپنے نعتیہ شعر میں شعری صورت میں ڈھالا ہے:

جو حکم رب سے چلیں تو بجھیں نہ جل کے چراغ
جلیں گے تا بہ ابد جانیے ازل کے چراغ ۶

شعر بالا میں ریاض ندیم نیازی آیت قرآنی کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں اور اس میدان میں موصوف اکیلے نہیں ہیں بل کہ اکثر کمال کے شعرا نے یہ مضمون باندھا ہے۔ مثلاً مولانا ظفر علی خاں اسی مضمون کو یوں باندھتے ہیں:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا
بجھاتے ہی رہے پھونکوں سے کافر اس کو رہ رہ کر

مگر نور اپنی ساعت پر رہا ہو کر تمام اس کا ۸ؔ

اللہ تعالیٰ نے آسمان، دنیا، یہ سورج, چاند اور ستاروں کی محافل آراستہ کیں اور اس کے دو مصارف بتائے پہلا یہ کہ انھیں آسمان دنیا کے لیے آرائش وزیبائش کا سامان بنایا اور دوسرا یہ کہ ان سے شیاطین کو بھگانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ یہ قرآن مجید کی اکثر آیات کا موضوع رہا ہے۔ آمد اسلام سے قبل شیاطین جنات نے آسمانوں کے قریب اپنے اپنے ٹھکانے بنا لیے تھے اور فرشتوں کی ماموری گی اور روانگی یا فرشتوں کے باہم کلام سے کچھ خبریں لے کر بتوں میں یا انسانوں میں حلول کر کے جھوٹی سچی خبریں ملا کر دیا کرتے جو کہ ان لوگوں کے لیے اور بت خانوں کے متولیوں کے لیے دولت بٹورنے کا سستا ترین ذریعہ بن کر رہ گیا تھا۔ جب ولادت نبوی ﷺ ہوئی تو شیاطین کو آسمانوں کے قریب نہیں جانے دیا گیا بلکہ اس کے بعد جو بھی آسمانوں کی طرف بڑھا اسے شہابیے مار کر بھگا دیا گیا۔ ہر ستارے میں قدرت نے ایک جہاں آباد کیا ہے۔ آسمان تہ بہ تہ بنائے ہیں اور ہر ستارے کی اپنی الگ دنیا ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"اور تحقیق ہم نے آسمان دنیا کو فراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور ہم نے انھیں شیاطین کے لیے شرارے بنایا۔"۹ؔ

قرآن پاک کی سورۃ الملک، آیت ۵، پار ۲۹ میں اسی آیت کے خیال کو ریاض ندیم نیازی نے یوں اپنے نعتیہ شاعری میں اپنا کر عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے اسی حقیقت کو اشکار کیا ہے:

ستاروں سے اوج فلک پر چراغاں

کیا تو نے منظر یہ منظر چراغاں ۱۰ؔ

قرآن مجید کو اللہ نے قول ثقیل بھی کہا ہے۔ یہ بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ ایک اور قرآنی آیت کا مفہوم ہے کہ ہم نے اس امانت کو ارض و سماپہ نہیں کیا طیور اور پہاڑوں پہ پیش کیا مگر انھوں نے انکار کیا اور اس کی ذمہ داری اٹھانے سے معذوری کا اظہار کیا۔ تسکین اسے انسان نے اٹھایا بے شک وہ ظالم اور جائل ہے۔ یہاں انسان سے مراد امت محمدیہ یا پھر عام انسان لیا جاسکتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ تو بہر حال اس بوجھ سے واقف تھے۔ آپ ﷺ پہ نزول وحی انتہائی کٹھن کیفیت ہوتی تھی۔ اونٹنی کلام پاک کے بوجھ سے بیٹھ جاتی، سردیوں میں اتنا پسینہ آتا کہ آپ ﷺ شرابور ہو جاتے۔ آپ ﷺ پہ نیند کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ کبھی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی یہ حالت آپ ﷺ کے لیے مشکل ترین ہوا کرتی تھی۔ قرآن کی ذمہ داری آفاقی ذمہ داری ہے۔ اس کی ذمہ داریوں سے آگاہی پہ مظاہر قدرت نے اس کا بوجھ اٹھانے سے انکار کیا تھا۔ یہی وہ بوجھ تھا جس نے انسان کو حیوان طاق کے لقب سے آگے لا کر اشرف المخلوقات بنا دیا خالق کائنات نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"اگر ہم نے نازل کیا ہوتا یہ قرآن کسی پہاڑ پر تو یقیناً تو اسے دیکھتا کہ وہ خشیت اللہ سے ریزہ ریزہ ہو جاتے اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔"۱۱ؔ

قرآن پاک کی سورۃ حشر، آیت ۲۱، پارہ ۲۸ میں ریاض ندیم نیازی نے قرآن پاک کی اسی ذمہ داری کی طرف اشارہ کیا ہے جو انسان نے قبول کرتے ہوئے اس کی عظمت اور برتری کو قبول کیا۔ شعری مثال دیکھیں:

ریزہ ریزہ ہو جاتے پہاڑوں پہ جو نازل ہوتا

سوچیے اب کہ ہے کتنی بڑی طاقت الہام ١٢

قراان حکیم بتاتا ہے کہ اللہ کریم انسان کی رنگ گلو سے زیادہ انسان سے قربت رکھتا ہے۔ اس نے سنگین جرم سرزد ہونے پر بھی شیطان کی دعا کی قبولیت کے لیے توبہ کی شرط بھی نہیں رکھی بلکہ فوراً قبولیت دعا کا پروانہ تھما دیا۔ اس نے نزول مطر کے لیے فرعون کی دعا پہ اس بات کی شرط نہیں رکھی کہ ایمان لائے بلکہ فوراً بارش نازل کر دی جب کہ بنی اسرائیل جو کہ اللہ کی لاڈلی مخلوق رہی ہے جن کے لیے آسمانوں سے من و سلویٰ نازل ہوا، جن کے لیے پانی کے الگ الگ سوتے جاری کیے گئے۔ اسی حقیقت کو ریاض ندیم نیازی منکشف کر کے اشعار میں پروتے ہیں کہ اللہ کو بے یقینی سے نہ پکارو ورنہ آواز اپنا اعتبار کھو دے گی۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جب سوال کریں تجھ سے (اے نبی ﷺ) میرے بندے میری نسبت تو (بتا دیجیے) یقیناً میں نزدیک ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکاریں شرطیکہ کہ وہ مجھے پکار سننے والا مانتے ہوں اور مجھ پر ایمان رکھتے ہوں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔" ١٣

ریاض ندیم نیازی نے اس شعر میں دعا کی اہمیت و ضرورت کی حقیقت کو اشکار کیا ہے کہ دل سے اللہ تعالیٰ کو پکاریں اور دعا کریں کوئی شک نہیں کہ وہ ہی ایک اللہ ہے جو ہماری دعاوں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔

صدائیں اس کو نہ دو اتنی بے یقینی سے

کہ اس طرح کہیں کھو دے نہ اعتبار صدا ١٤

جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو طور پر بلایا تمام جن وانس حتیٰ کہ فرشتوں کو بھی موسیٰؑ سے الگ کر دیا گیا۔ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ موسیٰؑ کے سمعی حجاب اٹھا دیئے گئے اور موسیٰؑ کو لوح پر قلم کے چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ادھر اللہ سے ہم کلام بھی ہو رہے تھے۔ موسیٰ کو شدت اشتیاق نے یہ مطالبہ کرنے پر مجبور کیا کہ ریا کروں کے پردے ہٹا دیئے اب ذرا ساعتوں کے پردے بھی ہٹا دے تا کہ تیرا دیدار کر سکوں۔ اللہ نے فرمایا: تو مجھے نہیں دیکھ سکتا تاہم طور پر جلوے کی جھلک ڈالتا ہوں اگر پہاڑ اسی جگہ ٹھہرا رہا تو پھر تو مجھے دیکھ سکے گا۔ جب اللہ طور پر جلوہ گر ہوا تو طور جل کر پاش پاش ہو گیا۔ موسیٰؑ تاب نظارہ نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے میرے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا: تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش ہوا۔ بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔" ١٥

ریاض ندیم نیازی نے بھی اپنے کلام میں یہی مضمون بیان کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوہ طور پر حاضری، اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی اور پھر تجلیاتِ نور کی وجہ سے بے ہوشی کا ذکر کیا ہے:

سب کو از بر ہے جہاں میں طور و موسیٰ کی مثال
خاک کر دیتی ہے پر ہست کی بھی چھوٹی سے جھلک ۱۶

دنیا کی بنیاد اختلاف عمل پر ہے، مختلف سوچوں اور رنگوں کی دنیا آباد ہے۔ دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہوں اور تمام اچھے انسانوں کو دیکھا جائے لیکن کسی کی زندگی جامع الحیثیات نہیں ہے اور نہ ہی قابل تقلید ہے کیوں کہ انسان مختلف حالات میں مختلف کیفیات سے دوچار ہوتا ہے ایسے میں اسے کسی ایسی ہستی کی زندگی سے راہ نمائی درکار ہوتی ہے جس کی زندگی ان ساری کیفیات، حالات، احساسات اور خیالات کا مرقع ہو تو چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی ایسا کوئی نہ ملے گا۔ وہ ہستی صرف اور صرف آقا ﷺ ہی ہیں۔ آپ ﷺ کی صورت، آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے پیکر اور ہستی کو عامہ الناس کے لیے مشعل راہ اور بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ہستی میں بہترین نمونہ ہے۔" ۱۷

ریاض ندیم نیازی بھی اپنے کلام میں قرآنی آیت کے اسی خیال کو اپناتے ہوئے آپ ﷺ کی صورت، سیرت، نقش، جلوہ، تبسم ، گفت گو، بندہ نوازی اور خندہ پیشانی سے عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں:

اللہ اللہ کتنی جوہر دار ہے ذاتِ رسول ﷺ
ان کی صورت ان کی سیرت ان کا پیکر آئینہ ۱۸

اللہ نے جتنے انبیاء کرام مبعوث فرمائے ان کی بعثت کا مقصد ہی یہی تھا کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے اور ان کے طریقے پر چلنا رب کی رضامندی ہے جب کہ ان کے طریقے سے انحراف رب کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے مطابق چل کر ہی عبادت کی جاسکتی ہے۔ اگر اس کے علاوہ ہم کوئی طریقہ تلاش کریں گے تو وہ بدعت بلکہ بعض دفعہ شرک کی حد تک لے جائے گا۔ اس لیے کہ نجات اخروی آپ ﷺ کی پیروی میں پنہاں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔" ۱۹

ریاض ندیم نیازی نے قرآن پاک کی سورۃ النساء، آیت ۸۰، پارہ ٤ میں اسی خیال اور مضمون کو بیان کر کے اپنی محبت اور عقیدت بیان کی ہے:

پیروی میں آپ کی رب کی عبادت کیجیے
میرے آقا ﷺ نے دیا ہے بندگی کا راستہ ۲۰

اللہ نے عالم ارواح میں تمام روحوں سے اپنی ربوبیت کا اقرار کروایا ہے اور دل بھی اللہ کا گھر ہے۔ اس لیے دل کے لیے کوئی کتنے ہی سامان بہم پہنچائے دل کو تسلی نہیں ہوئی بلکہ دل کو تسلی صرف اللہ کے نام اور اللہ کے ذکر سے ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"آگاہ رہو، اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی ملتی ہے۔" ۲۱

ریاض ندیم نیازی اسی حقیقی سچائی کی جانب اشارہ کرتے ہیں کہ دنیا اور دولت سے تسلی نہیں ملتی بل کہ خدا کا ذکر دلوں کی تسلی اور اطمینان کے

لیے ہے۔

ہے ورد لا الٰہ ہماری زباں پر
تسکین روح کو ہے و دل کو قرار ہے ۲۲

اللہ ہی مالک یوم الدین، حاکم، بادشاہ اور منصف ہے۔ ہر ذی روح کو موت دے گا اور پھر سب سے ایک سوال کرے گا۔ آج کس کی حکومت ہے۔ جواب دینے والا کوئی نہیں ہو گا پھر خود ہی کہے گا کہ حکومت صرف اللہ واحد کی ہے۔ اکیلا وہی حاکم ہے اسی نے انسان کو بنا کر تمام مخلوقات پر برتری دی۔ اس لیے لازم ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے اور پھر حاجت روا اور مشکل کشا بھی اسی کو مانا جائے۔ ارشاد ربانی ہے:

"مالک ہے قیامت کے دن کا۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔"۲۳

ریاض ندیم نیازی قرآنی آیات کے خیالات کو بیان کرتے ہیں جس طرح آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے لیے سجدہ ریز ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خدائے واحد کی بندگی بجالائیں اور استمداد غیر اللہ سے باز آجائیں۔ ریاض ندیم کا انداز ملاحظہ کیجیے:

اے مالک کل اے رب جہاں ہم بندے تیرے جائیں کہاں
ہم تیری عبادت کرتے ہیں تیرا ہی ہم کو سہارا ہے ۲۴

توحید ای ایسی دعوت ہے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام کی دعوت رہی ہے۔ سبھی نے صرف ایک اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کو حاجت روا مشکل کشا اور کارساز ماننے کی تلقین کی ہے۔ شاعر اسی مضمون کو شعر میں بیان کرتا ہے۔ وہ اللہ شرک سے پاک ہے۔ سب سے الگ ہے۔ سب سے جدا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

"(اے نبی) کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی وہ کسی کا بیٹا اور اس کا کوئی کوئی ہمسر نہیں۔"۲۵

قران کریم کی اسی آیت کے خیال اور مفہوم کو ریاض ندیم نیازی یوں عقیدت اور محبت کی لڑی میں پروتے ہیں۔ شعری مثال ملاحظہ ہو:

ثانی کوئی اس کا ہے نہ ہمسر کوئی اس کا
وہ سب سے الگ ذات ہے سب سے جدا ہے ۲۶

اللہ نے آپ ﷺ کو انسانوں میں سے پیدا فرما کر کائنات میں انسان کا مرتبہ بلند کر دیا۔ یہ اللہ تعالی کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہماری نسبت آپ ﷺ سے جوڑ دی۔ آپ ﷺ تمام بنی نوع انسان کے لیے باعث برکت اور وجہ کامیابی ہیں۔ رب کائنات ارشاد مبارک ہے:

"یقیناً اللہ نے مومنین پر احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول (حضرت محمد ﷺ) کو بھیجا جو انھی میں سے ہے۔ ان پر اس (اللہ) کی آیات تلاوت کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور گرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"۲۷

قران کریم کی آیت کے اسی خیال کو ریاض ندیم نیازی اپنی یوں عقیدت کی لڑی میں پرو رہے ہیں:

بنا کر ان کو پیغمبر جانِ بزمِ امکاں کا

بڑھایا مرتبہ خلاق نے اس عالم میں انسان کا ۲۸

آپ ﷺ کا ہر حکم وہی اہمیت رکھتا ہے جو اہمیت کہ اللہ کا حکم رکھتا ہے۔ جسے آپ ﷺ حلال قرار دیں وہ حلال ہے اور جس سے آپ ﷺ منع فرمائیں وہ حرام ہے۔ آپ ﷺ صاحب شریعت ہیں۔ آپ ﷺ اللہ کریم کی مرضی کے سوا ایک لفظ نہیں بولتے۔ آپ ﷺ نے پوری دیانتداری سے ایک ایک حکم زبانی اس کے بندوں تک پہنچایا۔ آپ ﷺ کا ہر حکم چاہے وہ امر ہے یا نہی ہے اس پر عمل کرنا اصل ایمان ہے۔ قرآن حکیم فرقان حمید میں ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

"اور جو کچھ بھی رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" ۲۹

ریاض ندیم نیازی کا شعری قرآنی تعلیمات کی یوں غمازی کرتا ہے:

میں نے قرآن کے پاروں سے یہی سیکھا ہے

ان کی مرضی پہ ہی راضی بہ رضا ہو جانا ۳۰

اللہ تعالیٰ خالقِ کائنات ہیں اور آپ ﷺ مالک کائنات ہیں۔ خدا کے بعد سب سے زیادہ عزت و احترام کے لائق ہستی آپ ﷺ ہی ہیں۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر معبوث فرمایا۔ خود رب العالمین آپ ﷺ کا ذکر بلند کرتے ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ نے عرش معلیٰ پر رب سے کلام کیا اور براق پہ سفر معرج کیا جو کسی اور کو نصیب نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ ارشاد ہے:

"اور (اے نبی) ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کیا۔" ۳۱

ریاض ندیم نیازی نے اپنے اس شعر میں قرآنی آیت کے اسی خیال کو بیان کر کے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ شعری مثال ملاحظہ کیجیے:

افضل نہیں نبی سے کوئی کائنات میں

قرآن میں خدا کا نمایاں بیاں ہے ۳۲

آپ کا مرتبہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر ہے۔ شمس الدین شیرازی نے کیا خوب لکھا:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المشیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۳۳

انسان کے اپنے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں کیونکہ نہ وہ از خود گناہوں سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی از خود وہ نیکی کر سکتا ہے۔ بلکہ حول و قوت کی کیفیات منجانب اللہ ہیں۔ اگر ہم نیکی کرتے ہیں تو وہ قوت دیتا ہے تو تب کرتے ہیں اور اگر برائی سے بچتے ہیں تو وہ ہمیں توفیق دیتا ہے تو بچ پاتے

ہیں۔ مسلمان پانچ وقت اللہ سے صراط مستقیم پہ قائم رکھے جانے کی دعا کرتے ہیں۔ ارشاد ہے:

"ہمیں سیدھی راہ دیکھادے۔"۳۴

ریاض ندیم بھی قرآنی تعلیمات کے مفہوم کو یوں شعری پیکر میں بیان کرکے رہ مستقیم کا درس دے رہے ہیں:

میرے خدا زندگی میں رکھنا مجھے رہ مستقیم ہی پر
نہ ہو مرا اور کوئی راستہ مری تو بس التجا یہی ہے ۳۵

وہ اللہ جس کے دیدار کی خواہش میں بدنوں پہ لوہے کی کنگھیاں پھیری گئیں جس کے چشم انسانی سے دیدار کے لیے سروں پہ آرا چلنا گوارا کیا گیا وہ جس کے دیدار کے لیے گلے پہ چھری چلنا گوارا ہو۔ وہ جس کے ستر ہزار پردوں کے پیچھے سے ہمکلام ہونے پہ موسیٰؑ دیدار ظاہری کی خواہش میں غش کھا گئے۔ لیکن دیار نہ ہو سکا مگر ساری آزمائشوں ار کلفتوں کا حل اور زخموں کا مرہم اسی کے دست قدرت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

"اسے نظریں نہیں پاسکتی اور وہ نظریں پالیتا ہے۔"۳۶

شاعر اس خیال کو یوں اپنے شعری مفہوم میں بیان کرتا ہے:

کوئی اسے نہ پا سکا مگر وہ سب کے ساتھ ہے
کہ ہر فشار و کرب کا وہی تو اندمال ہے ۳۷

اس دنیا کی گرداب اور بھنور میں پھنسی کشتی کا بنانے والا وہی ہے اور اسے چلانے والا بھی وہی ہے۔ مصائب کو بہ طور آزمائش بھیجنے ولا بھی وہی ہے اور ان مصائب کو دور کرنے والا بھی وہی ہے۔ یونسؑ کو بطور مہمان مچھلی کے پیٹ میں بھجوانے والا بھی وہی ہے اور جب پاتال مین چار اندھیروکے پردے میں سے یونس نے پکارا تو اس نے عرش سے یاوری کی اور یونسؑ کو نجات دی اور ساتھ ہی یہ علان بھی کیا س کہ ہم ایسے ہی مومین کو بھی نجات دیتے رہیں گے۔ قرآن مجید فرقان حمید ر میں ارشاد ربانی ہے۔

"بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کردیتا ہے۔"۳۸

ریاض ندیم قرآنی آیت کے اسی خیال کو یوں اپنی شاعری میں فن کارانہ انداز میں برتتے ہوئے عقیدت سے سخن سرا ہیں:

فریاد ہماری سن لی ہے جب اس کو ہم نے پکارا ہے
کشتی بھی اسی نے بخشی ہے اور خودی کیوں ہارا ہے ۳۹

مسلمان جتنا آقا ﷺ کے قریب ہوگا۔ آقا کے احکام اور مردنواہی پہ عمل کرے گا تو اسی قدر آقا ﷺ کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور جب آقا ﷺ کی رضا حاصل ہو جائے گی تو پھر گویا اسے حوض کوثر پہ پیالہ بھی ملے گا اور جنت میں بھی آقا ﷺ کا ساتھ ملے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"(اے نبی) کہہ دیجیے اگر تمہیں اللہ سے محبت کا دعویٰ ہے تو آو مری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔"۴۰

ریاض ندیم نیازی سرورِ کونین حضرت محمد ﷺ سے یوں شیفتگی اور محبت کے اٹوٹ رشتوں کا اظہار بڑی قوت اور زور دار انداز میں کر رہے ہیں:

جو نبی کے قریب ہوتا ہے

وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے ۴۱

نبی ﷺ کے سامنے حب مال، حب اولاد، حب والدین اور حب الناس سب ہیچ ہیں اور خوش قسمت وہی ہے جنھیں آقا ﷺ کا قرب حاصل ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے۔

"آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر ہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم سزائے ترک ہجرت بھیج دیں ار و اللہ بے حکمی کرنے والے لوگوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا۔"۴۲

ریاض ندیم نے قرآنی آیت کے اسی خیال کو یوں اپنی شاعری میں سمو کر عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے۔ شعری مثال دیکھیں:

جو خدا کے نبی ﷺ سے عشق کرے

وہ خدا کا حبیب ہوتا ہے ۴۳

ریاض ندیم کی حمدیہ و نعتیہ شاعری قرآن واحادیث سے مزین ہے۔ وہ اپنے حمدیہ و نعتیہ اشعار میں کوئی نہ کوئی موضوع ایسا باندھ لیتے ہیں جس سے قرآنی احکامات کی اہمیت و فضیلت اجاگر ہوتی ہے۔ انھوں نے محبت اور عقیدت سے قرآنی آیات اور احکامات قرآنی کے ایمان افروز نمونے پیش کیے ہیں۔ ان کے حمدیہ و نعتیہ کلام میں قرآنی آیات اور احکامات قرآنی کی منظوم صورت ہر مجموعہ میں ملتی ہے۔ انھوں نے پوری فکری و فنی مہارت کے ساتھ اپنے حمدیہ و نعتیہ کلام کو قرآنی آیات اور احکامات قرآنی سے مزین کیا ہے۔ حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ، ارشاداتِ مقدسہ، احوالِ مبارکہ اور شریعتِ مطہرہ کے بے شمار حوالے ان کے حمدیہ و نعتیہ کلام میں موجود ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ پروفیسر حفیظ تائب، اردو نعت پر قرآنی اثرات، مشمولہ پاکستانی ادب ۱۹۹۳، اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد، ۱۹۹۴، ص ۶۱

۲۔ افتخار عارف، دیباچہ مشمولہ، گلزار اہل بیت، از ریاض ندیم نیازی، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۲۰، ص ۲۳

۳۔ امجد اسلام امجد، فلیپ، مشمولہ، خوشبو تری جوئے کرم از ریاض ندیم نیازی، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۰، ص ۱۹

۴۔پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی،ریاض ندیم نیازی کی دینی شاعری، مشمولہ، خوشبوتری جوئے کرم،،از ریاض ندیم نیازی،ماوراپبلشرز،لاہور،۲۰۱۰ص ۲۴

۵۔القرآن، سورۃ الصف، آیت ۸، پارہ ۲۸

۶۔ریاض ندیم نیازی، بحر تجلیات، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲ص ۴۴

۷۔کلیات مولانا ظفر علی خاں، ص ۶۷

۸۔کلیات مولانا ظفر علی خاں، ص ۵۶

۹۔القرآن، سورۃ الملک، آیت ۵، پار ۲۹

۱۰۔ریاض ندیم نیازی، بحر تجلیات، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۵۵

۱۱۔القرآن، سورۃ حشر، آیت ۲۱، پارہ ۲۸

۱۲۔ریاض ندیم نیازی، بحر تجلیات، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۸۲

۱۳۔القرآن، سورۃ بقرہ، آیت ۱۸۶، پارہ ۰۲

۱۴۔ریاض ندیم نیازی، بحر تجلیات، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۸۵

۱۵۔القرآن، سورۃ الاعراف، ایت ۱۴۳، پارہ ۹-۸

۱۶۔ریاض ندیم نیازی، بحر تجلیات، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۲۳

۱۷۔القرآن، سورۃ حشر، پارہ ۲۸

۱۸۔ریاض ندیم نیازی، بحر تجلیات، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۱۰۱

۱۹۔سورۃ النساء، آیت ۸۰، پارہ ۴

۲۰۔ریاض ندیم نیازی، بحر تجلیات، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۱۲۰

۲۱۔القرآن، سورۃ الرعد، آیت ۲۸

۲۲۔ہوئے جو حاضری در نبی پر، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۵ص ۴۰

۲۳۔القرآن، سورۃ فاتحہ، آیت ۳، پارہ ۱

۲۴۔ہوئے جو حاضری در نبی پر، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۵ص ۳۲

۲۵۔القرآن، سورۃ اخلاص، پارہ ۳۰

۲۶۔جو آقا کے نقش قدم دیکھتے ہیں، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۶ص ۳۴

۲۷۔القرآن، سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۴

۲۸۔جو آقا کے نقش قدم دیکھتے ہیں، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۶، ص ۴۱

۲۹۔القران، سورۃ الحشر، آیت ۷

۳۰۔جو آقا کے نقش قدم دیکھتے ہیں، ماوراپبلشرز، لاہور، ۲۰۱۶، ص ۷۵

۳۱۔القرآن، سورۃ الانشراح، آیت ۴

۳۲۔۲۸۔جو آقا کے نقش قدم دیکھتے ہیں،ماورا پبلشرز،لاہور،۲۰۱۶،ص

۳۳۔دیوانِ حافظ شمس الدین شیرازی،ص ۱۲۳

۳۴۔القرآن،سورۃ الفاتحہ،آیت ۵

۳۵۔چمن زار حمد و نعت،،ماوراپبلشرز،لاہور،۲۰۱۸ص ۷٤

۳۶۔سورۃ الاعراف،آیت ۱۰۳

۳۷۔القرآن،سورۃ لمنل،آی ٦۲

۳۸۔خوشبوتری جوئے کرم،ماوراپبلشرز،لاہور،۲۰۱۰ص ٦۱

۳۹۔خوشبوتری جوئے کرم،ماوراپبلشرز،لاہور،۲۰۱۰،ص ۲۴

۴۰۔سورۃ آل عمران،آیت ۳۱

۴۱۔خوشبوتری جوئے کرم،،ماوراپبلشرز،لاہور،۲۰۱۰ص ۱۸۰

۴۲۔القرآن،سورۃ توبہ،آیت ۲٤

۴۳۔خوشبوتری جوئے کرم،،ماوراپبلشرز،لاہور،۲۰۱۰ص ۲۴

References

1. Prof. Hafeez Ta'ib, Quranic Influences on Urdu Naat, Contents of Pakistani Literature 1993, Academy of Literature Pakistan Islamabad, 1994, p. 61
2. Iftikhar Arif, Deechat Mashmula, Gulzar Ahl-e-Bayt , by Riaz Nadeem Niazi, Mawra Publishers, Lahore, 2020, p. 23
3. Amjad Islam Amjad, Philip, Content, Khushboo TriJoy Karam by Riaz Nadeem Niazi, Mawra Publishers, Lahore, 2010, p. 19
4. Prof. Dr. Asi Karnali, Religious Poetry of Riaz Nadeem Niazi, Contents, Khushboo TriJoy Karam, by Riaz Nadeem Niazi Mawra Publishers, Lahore, 2010p.24
5. Qur'an, Surah Al-Saf, Verse8, Para 28
6. Riaz Nadeem Niazi, Bahr Tajliyat, Mawra Publishers, Lahore, 2012p.44
7. Maulana Zafar Ali Khan, p. 67
8. Maulana Zafar Ali Khan, p. 56
9. Qur'an, Surah Al-Mulk, Verse 5, Par. 29
10. Riaz Nadeem Niazi, Bahr Tajliyat, Mawra Publishers, Lahore, 2012, p. 55
11. Qur'an, Surah Hashr, verse 21, para 28
12. Riaz Nadeem Niazi, Bahr Tajliyat, Mawra Publishers, Lahore, 2012, p.82
13. Qur'an, Surah Baqara, Verse 186, Para 02
14. Riaz Nadeem Niazi, Bahr Tajliyat, Mawra Publishers, Lahore, 2012, p.85
15. Qur'an, Surah Al-Araf, Ayat 143, paras 9-8
16. Riaz Nadeem Niazi, Bahr Tajliyat, Mawra Publishers, Lahore, 2012, p. 23
17. Qur'an, Surah Hashr, Para 28
18. Riaz Nadeem Niazi, Bahr Tajliyat, Mawra Publishers, Lahore, 2012, p.101
19. Surah Al-Nissa, Verse80, Para 4
20. Riaz Nadeem Niazi, Bahr Tajliyat, Mawra Publishers, Lahore, 2012, p. 120
21. Qur'an, Surah Al-Ra'ad, Verse 28
22. On The Presence of the Prophet, Mawra Publishers, Lahore, 2015p. 40
23. Qur'an, Surah Fatiha, Verse 3, Para 1

24. On The Prophet, Mawra Publishers, Lahore, 2015, p. 32
25. Qur'an, Surah Ikhlas, Para 30
26. Those Who See In The Footsteps Of The Master, Mawra Publishers, Lahore, 2016p. 34
27. Al-Qur'an, Surah Al-Imran, Verse 164
28. Those who see in the footsteps of the master, Mawra Publishers, Lahore, 2016, p. 41
29. Al-Qur'an, Surah Al-Hashr, verse7
30. Those who see in the footsteps of the master, Mawra Publishers, Lahore, 2016, p.75
31. Qur'an, Surah Al-Nashrah, Verse 4
32-28. Those who see in the footsteps of The Master, Mawra Publishers, Lahore, 2016, p. 10.
33. Diwan Hafiz Shams-ud-Din Shirazi , p. 123
34. Al-Qur'an, Surah Al-Fatiha, Verse 5
35. Chaman Zar Hamdu Naat, Mawra Publishers, Lahore, 2018p.74
36. Surah Al-Araf, Verse 103
37. Al-Qur'an, Surah Al-Limnal, verse62
38. Khushboo Tri Joy Karam, Mawra Publishers, Lahore, 2010p.61
39. Khushboo Tri Joy Karam, Mawra Publishers, Lahore, 2010, p. 24
40. Surah Al-Imran, Verse 31
41. Khushboo Tri Joy Karam, Mawra Publishers, Lahore, 2010p.180
42. Qur'an, Surah Tauba, verse 24
43. Khushboo Tri Joy Karam, Mawra Publishers, Lahore, 2010p.24